OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ کی سہروردیہ صوفی روایت: بنیادیں، خدمات اور اثرات

Sheikh Bahāū ddīn Zakariya Multānī and the *Suhrawardī* Sufi Tradition: Foundations, Contributions, and Lasting Impact

Muhammad Shah
Doctoral Candidate, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan
Dr. Saeed-ur-Rehman
Ex-Professor, Institute of Islamic Studies, Bahauddin Zakariya University, Multan
Prof. Dr. Abdul Quddus Suhaib
Director, Islamic Research Center, Bahauddin Zakariya University, Multan

Abstract

Sufism is the relationship with Allah that is performed effectively by Silasil-e-tasawuf. A significant aspect of Sufism is the Suhrawardi Sufi tradition. The founder of Soharwardi tradition, Hazrat Sheikh Shahab al-Din Suhrawardi, provided a framework for it in his book ʿAwarif al-Maʿarif. His disciple, Hazrat Sheikh Bahauddin Zakariya Multani, not only gave this framework a practical shape but also infused Multan with his unique Sufi tradition to such an extent that the city is still remembered as Madinat al-Awliya (the City of Saints). Current study highlights the contours and impact of the

CC BY

Suhrawardi Sufi tradition in Multan. Study founded that based on Suhrawardi philosophy, Hazrat Sheikh Bahauddin Zakariya Multani established the practicality for a Sufi tradition that even after eight centuries later, continues to exist with both continuity and enduring influence.

Keywords: Sufism, Silasil-e-tasawuf, Soharwardi tradition, Awarif al-Maʿarif

تمہید

اللہ عزوجل کے پسندیدہ دین اسلام کی ترویج واشاعت کی بات آئے تو سرزمین پاک وہند بالعموم اور سرزمین ملتان بالخصوص ان صوفیاء کی صوفیانہ فکر کی مقروض نظر آتی ہے جنہوں نے تزکیہ نفس کے ذریعے اپنے کردار کو اس قدر پرکشش بنادیا کہ اسلام اس خطے میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتا گیا۔ عوام الناس میں یہ ہستیاں اللہ والے مشہور ہوئے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا۔ [1]

"اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے کٹ کر اسی ہو رہو"۔

سب سے کٹ کر اللہ کی ذات میں خود کو فنا کر دینا ہی تصوف کہلاتا ہے۔ جیسا کہ رسالہ قشیریہ میں ہے: "حضرت جنید بغدادی (م 297ھ) فرماتے ہیں تصوف یہ ہے کہ حق تعالیٰ تجھے تیری ذات سے فنا کر دے اور اپنی ذات کے ساتھ زندہ رکھے۔"[2] ہر کسی سے کٹ کر اللہ سے جڑ جانے والے اللہ والے کہلائے۔ انہیں صوفیاء کی بدولت یہ سرزمین اولیاء کی سرزمین کہلائی۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) نے 614ھ سے 666ھ سے یہاں مستقل قیام کرکے اپنی منفرد صوفی فکر کی بدولت ملتان کی صوفی روایت کو اس طرح تشکیل دیا کہ پھر آٹھ سو سال گزر جانے کے بعد بھی ملتان مدینۃ الاولیاء کہلایا۔ جس سہروردی صوفی روایت کو آپ کے مرشد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م632ھ) نے عوارف المعارف میں نصاب کی شکل میں مرتب کیا۔ اسے قابل عمل اور مقبول عام شکل میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م666ھ) نے ملتان میں عملی جامہ پہنایا۔ آپ کی فکر کے نمایاں پہلو طریقت کی شریعت پر بالادستی قائم رکھتے ہوئے خانقاہی نظام اور افکار کے ذریعے دنیائے اسلام کے طول وعرض تک پہنچانا، صوفیا کے طرزِ معاشرت اور فکر معاش کو سخاوت کے درجے تک لے جانا، امراء و سلاطین کو طریقت کے قریب کرکے اسلام کو تقویت دینا نمایاں ہیں۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م666ھ) کی اسی نمایاں اور منفرد صوفی روایت کی بدولت ملتان کی صوفی روایت کو ایک ایسی مضبوط بنیاد ملی کہ پھر سرزمین پاک وہند میں ملتان اولیاء کا مسکن بن گیا۔

ملتان میں صوفی روایت کا پس منظر

سرزمین ملتان کی اسلام سے شناسائی 92ھ میں محمد بن قاسم کی آمد سے شروع ہوئی اور 416ھ میں محمود غزنوی کے کامیاب حملے کے بعد اکثریتی آبادی میں بدل گئی۔ ملتان۔دائم آباد میں خلیل احمد لکھتے ہیں:

"اس دوران تاریخ ملتان میں کسی نمایاں صوفی کا نام نہیں ملتا۔حضرت یوسف گردیز (م 531ھ) کی ملتان آمد (481ھ) کے ساتھ ہی تصوف کا ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔پورے عالم اسلام اور خاص طور پر ایران میں یہ زمانہ تصوف کے عروج کا زمانہ ہے۔شاہ یوسف گردیز (م 531ھ) کے بعد دوسری بڑی شخصیت (تصوف کے حوالے سے) حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی کی ہے۔"[3]

خطہ ملتان میں صوفیاء کی آمد کا سلسلہ اگرچہ ہر دور میں جاری رہا مگر چھٹی صدی ہجری کے آخر تک سوائے حضرت شاہ یوسف گردیز (م 531ھ) کسی صوفی بزرگ نے یہاں مستقل قیام نہ کیا۔ حضرت شاہ یوسف گردیز (م 531ھ) کے ملتان میں قیام (481ھ تا 531ھ) کے بعد صوفیانہ روایت اپنی جگہ بنانے میں ناصرف ناکام رہی بلکہ یہ سرزمین اس قدر قرامطی اثرات کی زد میں کہ اسلام کو خطرات لاحق ہوگئے۔ انہیں حالات کو دیکھتے ہوئے علی کرماخ (حاکم ملتان 571ھ، حاکم لاہور 583ھ) کی کوششوں سے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م666ھ) کے چچازاد مخدوم عبدالرشید حقانی (م669ھ) اپنے خاندان کے ہمراہ ملتان تشریف لائے اور یہاں مستقل سکونت اختیار کی۔ مدرسہ وخانقاہ کی بنیاد رکھ کر تھوڑے ہی عرصے میں قرامطہ کا خاتمہ کیا اور صوفیانہ فکر سے اس خطے کو مزین کر دیا۔ جامع الکرامات میں شرف الدین لکھتے ہیں:"حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی (م 669ھ) علوم قرآن وحدیث میں اپنی مثال آپ تھے۔بے شمار خلقت آپ سے مستفید ہوئی۔ آپ کی رشد وہدایت کا شہرہ تمام ریاستوں اور اطراف میں پھیل گیا۔ (تھوڑے ہی عرصے میں) ستر آدمی آپ کے علم کی بدولت کامل اور فاضل قرار پائے۔"[4] 614ھ میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م 666ھ) ملتان تشریف لائے تو مخدوم عبدالرشید حقانی مدرسہ وخانقاہ کے معاملات آپ کے سپرد کر کے حجاز مقدس روانہ ہوگئے۔ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) نے 614ھ سے 666ھ تک ملتان میں مستقل قیام کر کے اپنی منفرد صوفی فکر کی بدولت ملتان کی سرزمین کو اس طرح صوفی رنگ میں ڈھال کہ پھر یہ سرزمین صوفیاء کی سرزمین کے نام سے پہچانی جاتی رہی اور آٹھ سو سال گزرنے کے باوجود آپ کی صوفی روایت میں اس قدر تسلسل ہے کہ ملتان آج بھی مدینۃ الاولیاء کہلاتا ہے۔

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) کے حالات زندگی

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) دنیائے تصوف کے وہ تابندہ ستارے ہیں کہ جن کی وجود سے جڑ کر ہزاروں خانوادے پوری دنیا میں نہ صرف ملتان کی سہروردی صوفی روایت کو پھیلا چکے ہیں بلکہ اس کے ذریعے آج تک اسلام کو تقویت دے رہے ہیں۔ صوفیاء میں آپ کی پہچان اور مقام سے متعلق ضیاء الدین برنی تاریخ فیروز شاہی میں لکھتے ہیں:"حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م666ھ) کو سالکوں میں سفید باز کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اسکا مطلب ہے کہ جس نے بھی ان کے بازوؤں سے خود کو باندھ لیا وہ حد تک پہنچ گیا۔"[5] خلاصہ العارفین میں ہے:

"آپ کی پیدائش شب جمعہ 27 رمضان المبارک 566ھ لیلۃ القدر بمقام کوٹ کروڑ (ضلع لیہ) میں ہوئی"۔[6]

قاضی جاوید لکھتے ہیں:

"آپ نے ابتدائی تعلیم کوٹ کروڑ میں حاصل کی۔ نصیر الدین بلخی سے سات قرأتوں میں قرآن پاک حفظ کیا (اسی دوران دیگر روحانی علوم والد اور چچا سے بھی حاصل کیے) والد کا 577ھ میں وصال ہوا تو خاندانی و ریاستی ذمہ داریاں چچا کے سپرد کے کے حصول علم کو نکل پڑے"۔[7]

ملتان سے خراسان اور وہاں سے بخارا کا سفر اختیار کیا۔ اس دوران علماء و مشائخ کی کثیر تعداد سے فیض یاب ہوئے۔ اخلاق احمد قادری لکھتے ہیں: "581ھ میں بخارا پہنچے تو صاحب کتاب الہدایہ کے حضور اپنی علمی لیاقت کو منوانا صرف حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م666ھ) کے لیے ہی ممکن تھا"۔[8] روحانی علوم پر دسترس کا یہ عالم ہو گیا کہ "لوگ آپ کو فرشتہ کہہ کر پکارتے"۔[9] 596ھ میں حج بیت اللہ کیا، حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ محمد غوثی شطاری لکھتے ہیں: "مدینہ میں حضرت شیخ کمال الدین یمنی سے صحاح ستہ میں سند حاصل کی۔ پانچ سال مقیم رہے اور ہر سال استاد کے ساتھ حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے جاتے"۔[10] نور احمد خان فریدی لکھتے ہیں: "دوران سفر آپ نے 444 باکمال اساتذہ کے حضور فیض یاب ہو کر سند حاصل کی۔ خراسان میں بارہ سال اور بخارا میں آٹھ سال مقیم رہے۔ اس دوران دو ہزار سے زائد کتب جمع کیں۔"[11] 602ھ میں بغداد شہر میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م 635ھ) کے آستانے پر پہنچے۔ آپ کی بیعت سے متعلق شہزادہ دارا شکوہ لکھتے ہیں:

"مرشد کے آستانے پر قیام کے دوران چند ہی دن بعد رات کو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ کے سامنے ہی مرشد نے آپ کو فرقہ خلافت آپ کے حکم سے عطا کیا"۔[12]

قاضی جاوید لکھتے ہیں کہ "بغداد میں سترہ روز کے اندر خرقہ خلافت حاصل کیا"۔[13] بغداد سے سہروردی خرقہ خلافت حاصل کرنے کے بعد ملتان کو روحانیت کا مرکز بنانے کا عزم لے کر روانہ ہوئے۔ دوران سفر کئی مشائخ سے فیض یاب ہوتے ملتان پہنچے تو چچازاد حضرت مخدوم عبد الرشید حقانی (م669ھ) نے استقبال کیا۔ شرف الدین قریشی لکھتے ہیں:

"تمام اموال و خزائن حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م666ھ) کے سپرد کر کے حضرت مخدوم عبد الرشید حقانی (م669ھ) حصول علم دینی و روحانی عازم سفر ہوئے"۔[14]

نور احمد خان فریدی لکھتے ہیں:

"ملتان میں آپ نے مستقل سکونت اختیار کی، بے شمار خلقت آپ کے دم سے راہ راست پر آئی۔ آپ کے مدرسہ بہائیہ میں ستر ہزار افراد علم کی روشنی لے کر پورے ہندوستان میں پھیل گئے"۔[15]

دوران قیام ملتان آپ نے دینی و روحانی علوم کی ترویج کا مربوط نظام تشکیل دیا۔ حکمرانوں سے مثبت تعلقات استوار کیے۔ سہروردی صوفی روایت کو ملتان میں مقبول ترین تحریک بنادیا۔ عوام الناس سے لیکر حکمرانوں تک اس روایت کے سحر میں جکڑ لیا۔ نور احمد خان فریدی لکھتے ہیں: "سلطان شمس الدین التمش نے آپ کی قابلیت اور مقام مرتبہ کا پاس رکھتے ہوئے شیخ الاسلام کا عہدہ عطا کیا"۔ [16] ساری زندگی سہروردی فکر کی نمائندگی کرتے ہوئے صوفیاء کے لیے قابل عمل اور پر کشش اصول و ضوابط رائج کیے۔ زندگی سے تعلق رکھنے والے تمام طبقات پر اپنی صوفی روایت کا اثر ڈالا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو طویل عمر عطا فرمائی۔ ضیاء الدین بن عبد اللہ لکھتے ہیں "666ھ میں ملتان میں وصال فرمایا"۔ [17] شیخ محمد غوثی شطاری لکھتے ہیں: "وصال کے وقت حجرہ مبارک میں بے مثال خوشبو پھیل گئی، عمر مبارک سو سال تھی"۔ [18] خلاصۃ العارفین میں ہے:

> "آپ کو شیخ عمر العمودی نے غسل دیا۔ شیخ صدر الدین عارف بڑے فرزند نے نماز جنازہ پڑھایا اور آپ کو آپ ہی کے تعمیر کردہ مزار مبارک میں دفن کیا گیا۔ یہ مزار اپنی نوعیت کا منفرد مزار ہے۔" [19]

حضرت شیخ ابو نجیب ابو القاہر سہروردی (م 563ھ) نے بغداد میں سہروردی صوفی روایت کی بنیاد رکھ کر علوم شرعی و باطنی کو اس کی اساس، حصول رضائے الٰہی کا راستہ اور فنا فی اللہ اس کی منزل قرار دیا۔ اس صوفی روایت کو پروان چڑھانے کا اگرچہ آپ کو بہت کم وقت ملا مگر اس کے باوجود آپ کے علم و عمل اور فکر و تخیل میں اس قدر خلوص تھا کہ آپ کی تشکیل کردہ صوفی روایت بغداد جیسے علمی و روحانی شہر میں اپنی بنیادیں مضبوط کرنے میں کامیاب ہوئی بلکہ سلاسل صوفیاء میں اپنی انفرادیت برقرار رکھتے ہوئے ملتان جیسے خطے و روحانی شہر میں بھی نہ صرف اپنی جگہ بنائی بلکہ ملتان کا مدینۃ الاولیاء بنانے کا سہرا بھی سہروردیہ صوفی روایت کے سر جاتا ہے۔

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م 666ھ) کی صوفی روایت کی بنیادیں اور اس کے اثرات

سہروردیہ صوفی روایت کے خدوخال کا جائزہ لیتے ہوئے جو بنیادی نقطہ سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ جو بات یا عمل سہروردیہ سلسلہ کے بانی حضرت شیخ ابو نجیب ابو القاہر سہروردی (م 563ھ) کرتے ہیں ان کو ان کے خلیفہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م 632ھ) نہایت احسن انداز سے اسی رنگ میں ڈھال کر آگے پھیلاتے ہیں اور پھر انکے خلیفہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م 666ھ) اس فکر اور عمل کو نقطہ معراج تک پہنچادیتے ہیں اور شاید یہی انداز سہروردی صوفی روایت کو اس قدر ممتاز کر کے ملتان میں صوفی ازم کو ایک نئی جہت دیتی نظر آتی ہے۔ حضرت شیخ ابو نجیب ابو القاہر سہروردی (م 563ھ) فرماتے ہیں:

> "تصوف کی ابتداء علم، اس کی اوسط عمل اور اس کا آخر مقصود (اسرار الٰہی) کا منکشف ہو جانا ہے۔" [20]

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م 632ھ) اور حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م 666ھ) کی ساری زندگی حصول علم، ترویج علم، زہد و تقویٰ، سنتِ رسول ﷺ کا عملی نمونہ بن کر گزاری۔ عبد الرحمٰن چشتی لکھتے ہیں:

> "حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م 666ھ) نے اپنی زندگی کے آخری وقت تک ایک بھی سنت نہ چھوڑی اور سنت رسول اللہ ﷺ پر پابند رہے۔" [21]

صاحبزادہ مقصود چشتی لکھتے ہیں:

"آپ زہد و تقویٰ میں اعلیٰ مثال، ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے۔ متعدد بار حج کیے اور کئی سال خانہ کعبہ میں گزارے۔"[22]

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م632ھ) فرماتے ہیں:

"بندہ خلوص دل سے اپنی زبان سے لا الہ الا اللہ کا ورد کرتا رہتا ہے اور یہ کلمہ اس کے دل میں اپنی جڑیں مضبوط کرتا جاتا ہے اور پھر وقت آتا ہے کہ نفس کی باتیں اس سے دور ہو جاتی ہیں۔"[23]

اسی نفس کی اصلاح کو نہایت احسن انداز سے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) یوں بیان فرماتے ہیں:

"جب بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ قویٰ ہو جاتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے نفس کو دنیاوی غلاضتوں سے پاک کر دیتا ہے اس حالت میں بندے کی حرکات و سکنات نفسانی نہیں رہتی بلکہ ربانی ہو جاتی ہیں اس کے بعد بندہ اپنے رب کی نگہداشت میں آجاتا ہے بندے کو جب یہ مقام مل جاتا ہے تو امید ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو منزل مقصود تک پہنچادے۔"[24]

سہروردی صوفی روایت کا ایک اہم روپ شریعت کی بالادستی کو قائم رکھ کر طریقت کے اصول وضع کرتا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م632ھ) نے شریعت کی بنیادی ارکان پر صوفیانہ رنگ چڑھا کر ان میں اتنی کشش اور چاشنی پیدا کی کہ پھر ہر سہروردی صوفی بزرگ نے احیاء قرآن و سنت کو اپنا تاج بنا کر سر پر سجاد دیا۔ آپ خود صوفی کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ:

"پس سوائے صوفی کے کون ہے جو رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کا احیاء کرے۔"[25]

ملتان کی صوفی روایت میں بھی سہروردیہ فکر کا یہی رنگ نمایاں نظر آتا ہے حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) نے بھی شریعت پر کاربند ہو کر اسے طریقت پر برتری دی۔ قاضی جاوید لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) نے زندگی کے ہر معاملے میں شریعت کو طریقت پر مقدم رکھا اور تمام احکامِ شریعت کی بجا آوری کو اہمیت دی۔"[26]

ملتان کی صوفی روایت کی تشکیل میں سہروردیہ فکر کا ایک اور اہم پہلو جو نمایاں نظر آتا ہے وہ طریقت کے بنیادی اصولوں کو سامنے رکھ کر زمین و زماں کی صورتوں اور تقاضوں کا ادراک کرتے ہوئے طریقت کو ایک نیا روپ دینا ہے جو کہ اس سے قبل کی صوفیانہ تاریخ میں کم نظر آتا ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف میں تصوف کی ماہیت، اصلاحات، احوال تصوف، کیفیات تصوف، اعمال کی تطہیر، مجاہدات، صوفیانہ فکر کی اشاعت، اثرات صحبت، حسن معاملات، رذائل اخلاق جیسے بے شمار موضوعات کو ابواب کے روپ میں سیر حاصل دلائل کے ساتھ قابل عمل شکل بنا کر سہروردی صوفی بزرگوں کو نصاب دیا اور پھر اس میں معاشرتی لحاظ سے شریعت کی بنیادی ضرورتوں جیسے اشاعت اسلام کے لیے مدارس و خانقاہ کا قیام،

اشاعت اسلام کے لیے نظام اسفار، کسب حلال و ضرورت سخاوت جیسی کئی ضرورتوں کو سہروردی صوفی بزرگوں کا طرہ امتیاز بنا کر عملی شکل کا روپ عطا کیا اور اسی فکر نے ملتان کی صوفی روایت کو ایک منفرد صوفی روایت بنا دیا۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م632ھ) صحبت کے اثر کی اہمیت کو صوفیاء میں یوں اجاگر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

"تمہیں برائی اسی سے حاصل ہوتی ہے کہ جس کو تم جانتے ہو۔"[27]

خانقاہی نظام کو بہترین روپ دینے میں اہل خانقاہ کی آپس میں محبت و خیر خواہی اس نظام کی کامیابی کا راز ٹھہری۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م632ھ) اہل خانقاہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"یہی حال اہل خانقاہ کا ہے کہ جب یہ لوگ ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں تو ان کے دل اور باطن (ظاہر کے ساتھ ساتھ) بھی مجتمع ہو جاتے ہیں اور انکے نفوس ایک دوسرے کے لئے مفید ہو جاتے ہیں اور پھر یہ ایک دوسرے کے نگران بن جاتے ہیں۔"[28]

اسی طرح تقسیم رزق میں ایثار و سخاوت کو فروغ دینے کے لئے ایک جگہ فرماتے ہیں۔

"صوفی کو اگر بغیر توقع اور طلب کے رزق مل جائے تو اسے قبول کر لے اور جو رزق اس کے پاس موجود ہے اس میں (بھی) وسعت پیدا کرے (مطلب کسبِ حلال جاری رکھے) اور ضرورت مند بھائیوں پر خرچ کرے۔"[29]

حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) نے ملتان کی صوفی روایت کو یہی رنگ دے کر خانقاہی نظام کو ایک خوبصورت روپ دیا۔ ڈاکٹر عبد المجید سندھی لکھتے ہیں:

"حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) مدرسہ اور خانقاہ کے اخراجات کے علاوہ غرباء، مساکین، محتاجوں اور مسافروں کی مدد فرماتے خانقاہ میں لنگر ام ہوتا جس میں ہر غریب امیر اور مسافر کو کھانا ملتا ہر آنے والے کو خالی ہاتھ نہ جانے دیا جاتا بلکہ کچھ نہ کچھ دیا جاتا۔"[30]

اشاعت اسلام ملتان کی صوفی روایت کا اہم جزو ہے۔ اور سہروردی صوفی فکر کا طرہ امتیاز ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م632ھ) اسفار کی اہمیت یوں بیان فرماتے ہیں:

"جب باغبان پودا لگاتا ہے تو پھر اس کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتا ہے اسی طرح پودے کی حالت (بڑھوتی) اچھی ہو جاتی ہے اور خوب پھل آتا ہے۔"[31]

ڈاکٹر شمیم محمود زیدی لکھتی ہیں:

"حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) مبلغین کے مختلف گروہ سندھ، مکران، کشمیر، دہلی اور افغانستان روانہ کرتے، یہ گروہ سال کے آخر پر آکر کارکردگی رپورٹ دیتے۔ حضرت ان کی ضروریات زندگی اور خرچ کے لئے سامانِ تجارت دیتے جس سے گزر بسر کرتے۔"[32]

ڈاکٹر روبینہ ترین لکھتی ہیں:

''سہروردی خانقاہ کے واعظین نے نہ صرف برصغیر کے کونے کونے بلکہ بیرون ملک جاوا، ساٹرا، انڈونیشیا، خراسان اور چین تک اپنی تعلیمات کو پہنچایا۔ واعظین کو ان ممالک کی تہذیب وثقافت کی خاص تعلیم دی جاتی۔''[33]

ملتان کی صوفی روایت کی انفرادیت اس وقت بالکل الگ سے نکھر کر سامنے آتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ سہروردی صوفی بزرگ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (م666ھ) بحیثیت صوفی بزرگ بھی وقت کے تقاضوں کا کس قدر ادراک رکھتے ہیں آپ نے اس دور میں کسب حلال کا سب سے مہنگا ہنر کہ جس کے کئی صدیوں تک اثرات مرتب ہونے تھے اس کی طرف نہ صرف صوفیاء کا رخ کیا بلکہ ان کو اس ہنر میں ممتاز کیا۔ اخلاق احمد قادری لکھتے ہیں:

''آپ نے اپنے عہد میں ملتان میں کاغذ سازی پر بھرپور توجہ دی اور یہاں پر (انفرادی سطح سے بڑھ کر اجتماعی شکل میں) کاغذ بنانے کا محلہ قائم ہوا جو کاغذ کٹوں کے نام سے مشہور ہوا اور برطانوی دور حکومت (1957ء تا 1947ء) تک چمکیلے کاغذ کی وجہ سے مشہور تھا۔''[34]

سہروردیہ صوفی روایت نے ملتان میں حکمرانوں کے ساتھ روابط استوار کر کے صوفیاء کو ایک نئی جہت کی طرف راغب کیا کہ جس نے پھر آنے والے وقت نے ثابت کیا کہ کس طرح صوفیانہ اثر حکمرانوں کے طرزِ حکمرانی پر بھی جھلکتا نظر آتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمجید سندھی لکھتے ہیں:

''سلاطین پر آپ کے روحانی اثرات اس قدر بڑھ گئے کہ حکمرانِ وقت شمس الدین التمش آپ کا (عقیدتاً) مرید بن گیا۔''[35]

یہی وہ دور تھا کہ جب ملتان کی صوفی روایت نے صوفیاء اور حکمرانوں کو اشاعتِ اسلام کے عظیم مقصد کے تحت ایک پیج پر لا کھڑا کیا۔ پھر آنے والی چند دہائیوں کی تاریخ نے ہی یہ ثابت کر دیا کہ برصغیر پاک وہند میں اسلام اس قدر تیزی سے پھیلا کہ پھر کئی صدیوں تک اس خطے پر مسلم حکومت قائم رہی۔

خلاصۂ بحث

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی (م632ھ) نے بغداد میں سہروردیہ سلسلہ کی بنیاد رکھ کر عوارف المعارف کی صورت میں سہروردیہ صوفی بزرگوں کو صوفی ازم کا روڈ میپ دیا جسے عملی شکل میں حضرت شیخ بہاء الدین زکریا (م666ھ) نے اس طرح مقبول کیا کہ پھر سہروردیہ سلسلہ مقبول سلسلہ تصوف بن گیا۔ ملتان میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتان (م666ھ) نے طریقوت کو شریعت کے تابع رکھ کر نہ صرف صوفیاء کے ذریعے اس خطے میں اسلام کے پھیلنے کی راہ ہموار کی بلکہ اپنے منفرد صوفی رنگ کو دیگر علماء وصوفیاء سے الگ رکھنے میں بھی کامیاب رہے۔ حضرت بہاء الدین زکریا (م666ھ) نے اپنی صوفی روایت میں خالق ہی نظام کو متعارف کرا کر صوفیاء کو کسب حلال کا درس دے کر سخاوت کی طرف راغب کیا جس سے اس صوفی

روایت میں انفرادیت کی جھلک سامنے آئی۔ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی (م 666ھ) کی صوفی روایت کی بنیاد میں اہم بات امراء و سلاطین سے تعلقات استوار کر کے ان پر صوفی رنگ چڑھانا نظر آتا ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ پھر ملتان میں قائم یہ روایت اپنی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر کرتی گئی اور آج تن آور درخت بن چکا ہے۔

سفارشات

حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی (م 666ھ) کے افکار، خدمات، صوفی روایت اور اس کے آٹھ صدیوں تک اثرات سے متعلق تحقیقی نقطہ نظر سے کام کیا جائے تو ان موضوعات کا ہر ہر گوشہ تشنہ تحقیق نظر آتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سکالرز کے لیے ان موضوعات پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی (666ھ) کی شخصیت نکھر کر سامنے آ سکے۔

حوالہ جات

1 القرآن، مزمل، 8:73

2 قشیری، ابو القاسم عبد الکریم بن ھوازن، رسالہ قشیریہ ترجمہ تصوف کا انسائیکلوپیڈیا، مترجم عبد النصیر بن عبد البصیر علوی، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س ن، ص 417

3 خلیل احمد، ملتان۔ دائم آباد، فکشن ہاؤس کراچی، 2014ء، ص 610

4 شرف الدین قریشی، جامع الکرامات فارسی، مترجم رانا محمد سرور، مجید بک ڈپو، لاہور، 1993ء، ص 108

5 برنی، ضیاء الدین، تاریخ فیروز شاہی، مترجم سید معین الحق، مرکزی بورڈ، لاہور، 1969ء، ص 508

6 ضیاء الدین بن حافظ عبد اللہ، خلاصۃ العارفین، مترجم ڈاکٹر بشیر ابو ہری، بیکن بکس، ملتان، 2001ء، ص 43

7 جاوید قاضی، پنجاب کے صوفی دانشور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، 1979ء، ص 77

8 قادری، اخلاق احمد، تاریخ و تمدن ملتان، علم و عرفان پبلشرز الحمد مارکیٹ، لاہور، س ن، ص 114

9 ضیاء الدین بن حافظ عبد اللہ، خلاصۃ العارفین، ص 46

10 شطاری، محمد غوثی، گلزار ابرار فارسی 1014ھ، ترجمہ اذکار ابرار، مترجم فضل احمد، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور، 1395ھ، ص 55

11 فریدی، نور احمد خان، تذکرہ بہاء الدین زکریا ملتانی، قصر الادب شجاع آباد، ملتان، 1954ء، ص 95

12 داراشکوہ شہزادہ، سفینۃ الاولیاء فارسی، مترجم محمد علی لطفی، نفیس اکیڈمی، کراچی، 1959ء، ص 151

13 جاوید قاضی، پنجاب کے صوفی دانشور، ص 77

14 شرف الدین قریشی، جامع الکرامات فارسی، ص 109

15 فریدی، نور احمد خان، تذکرہ بہاء الدین زکریا، ص 59

16 فریدی، نور احمد خان، تذکرہ بہاء الدین زکریا، ص 182

17 ضیاء الدین بن حافظ عبد اللہ، خلاصۃ العارفین فارسی، ص 83

18 شطاری، محمد غوثی، گلزار ابرار فارسی، ص 56

19 ضیاء الدین بن حافظ عبد اللہ، خلاصۃ العارفین فارسی، ص 54

20 تاذفی، علامہ محمد بن یحییٰ، قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر، (مترجم: عبد الستار قادری)، کرماں والا بک شاپ دربار مارکیٹ، لاہور، 2009ء، ص 324

21 چشتی عبد الرحمٰن، مراۃ الاسرار، (مترجم: کپتان واحد بخش)، ضیاء القرآن پبلشرز گنج بخش روڈ، لاہور، 1993ء، ص 621

22 صابری، صاحبزادہ مقصود، انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام سلسلہ سہروردیہ، عبداللہ اکیڈمی الکریم مارکیٹ، لاہور، 2015ء، ص53
23 سہروردی، شہاب الدین، عوارف المعارف، مترجم شمس بریلوی، پروگریسو بکس اردو بازار، لاہور، 1998ء، ص386
24 سندھی، عبدالمجید، ڈاکٹر، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، سنگِ میل پبلشرز، س ن، ص367
25 سہروردی، شہاب الدین، عوارف المعارف، ص194
26 جاوید قاضی، پنجاب کے صوفی دانشور، ص96
27 سہروردی، شہاب الدین، عوارف المعارف، ص618
28 ایضاً، ص286
29 ایضاً، ص315
30 سندھی، عبدالمجید، ڈاکٹر، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، ص358
31 سہروردی، شہاب الدین، عوارف المعارف، ص275
32 زیدی، شمیم محمود، ڈاکٹر، احوال و اثار بہاء الدین زکریا، مرکز تحقیقات فارسی ایران، پاکستان، 1974ء، ص47
33 روبینہ ترین، ڈاکٹر، ملتان کی ادبی اور تہذیبی زندگی میں صوفیاء کرام کا حصہ، بیکن بکس گلگشت، ملتان، 1989ء، ص132
34 قادری، اخلاق احمد، تاریخ و تمدن، ملتان علم و عرفان پبلشرز الحمد مارکیٹ 40 اردو بازار، لاہور، س ن، ص115
35 سندھی، عبدالمجید، ڈاکٹر، پاکستان میں صوفیانہ تحریکیں، ص364